accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

پاکستان کورونا وائرس سوائیکٹس کیمپین

مئی 2022 - بُلیٹن نمبر 12

اکاؤنٹیبلیٹی لیب پاکستان میں کرونا وائرس کے مسلسل پھیلاؤ کے تناظر میں سوائیکٹس مہم کے تحت کورونا وائرس کے بارے میں جھوٹی خبروں، افواہوں اور غلط معلومات کی روک تھام کے لیے ضلعی حکومتوں اور کمیونٹی ورکرز (رضاکاروں کا نیٹ ورک) کے ساتھ کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن کی معاونت سے سوائیکٹس مہم میں حقائق کی تصدیق اور کرونا وائرس کے اعداد و شمار کے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔ ان ہفتہ وار بلیٹنز اور سوشل میڈیا کے ذریعے مستند معلومات کی فراہمی اور عوامی رد عمل بھی مرتب کیا جاتا ہے۔ شہریوں میں کرونا وائرس سے بچاؤ کی آگاہی پیدا کرنے کے لیے ان بُلیٹنز کا پانچ زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے؛ انگریزی، اردو، پشتو (آڈیو)، پنجابی (آڈیو) اور سندھی۔ یہ بلیٹنز آن لائن اور آف لائن ذرائع سے عوام، سرکاری محکموں، ترقیاتی اداروں، سماجی اداروں اور انسانی ہمدردی کے نیٹ ورکس کے ساتھ شیئر کیے جاتے ہیں۔

اس مہم میں کرونا وائرس سے متعلق حکومتی فیصلوں، ویکسینیشن مہمات، کمیونٹی کے رد عمل اور تحفظات کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مہم کا مقصد خواتین، نوجوانوں، نسلی اور مذہبی اقلیتوں، خواجہ سراؤں اور معذور افراد سمیت معاشرے کے سب سے زیادہ کمزور طبقات میں آگاہی کا فروغ ہے۔ مہم کے موجودہ مرحلے میں، اکاؤنٹیبلیٹی لیب نے مقامی خواتین کمیونٹی لیڈروں کو بھی شامل کیا ہے اور ان کی تربیت اور فعال کردار کے ذریعے ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ کرونا وائرس کے متعلق پھیل رہی جھوٹی خبروں اور غلط معلومات کا مقابلہ کیا جا سکے اور کرونا وائرس اور صنفی مسائل سے متعلق حقائق کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

اس ہفتے کے بلیٹن میں جانیے

01 کورونا وائرس کے متعلق حقائق

02 کورونا وائرس اپڈیٹس

03 کورونا وائرس سے متعلق معلومات

04 انٹرویو

کورونا وائرس کے متعلق حقائق

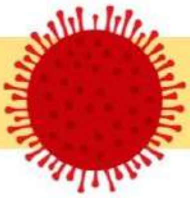

اومیکرون عام نزلے کی مانند ہے۔

اومیکرون عام نزلے کی مانند نہیں ہے بلکہ زیادہ تر امکانات یہ ہیں کہ کرونا سے متاثرہ افراد کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ اومیکرون سے متاثرہ کچھ لوگ ہسپتالوں میں داخل ہورہے ہیں اور کچھ اپنی زندگیوں کی بازی تک ہار چکے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس وائرس سے متاثرہ افراد کروناوائرس کی لمبے عرصے رہنے والی علامات میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

(ذریعہ۔ ڈبلیو ایچ او / یورپ ہیلتھ

کورونا وائرس (کووڈ۔19) سے محفوظ رہنے کے لیے درجِ ذیل حفاظتی اقدامات کرنے چاہییں

اپنے چہرے، آنکھوں اور ناک کو غیر ضروری طور پر نہ چھوئیں کیونکہ اس سے وائرس منتقلی کا خدشہ بڑھتا ہے

کووڈ۔19 کی ویکسین لگوانے کے لیے خود کو جلد از جلد رجسٹرڈ کروائیں اور ویکسین لگوانے سے پہلے اور بعد کی ہدایات پر عمل کریں

گھر سے باہر دوسروں سے 3 فٹ کا جسمانی فاصلہ رکھیں

دو یا دو سے زیادہ تہوں والا دھونے اور سانس لینے کے قابل کپڑے کا ماسک استعمال کریں، یہ اطراف سے کھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے

گھر سے باہر غیر ضروری سماجی روابط اور رش والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں

اگر آپ بیمار ہو جائیں تو گھر پر رہیں اور اپنے طبی ماہر سے رابطہ کریں

خود کو اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں

(ذریعہ۔ عالمی ادارہ صحت، ہارورڈ ہیلتھ پبلشنگ، سی ڈی سی)

تمباکو نوشی کے استعمال اور کووڈ-19 کے درمیان کیا تعلق ہے؟

تمباکو نوشی کے استعمال سے کرونا وائرس کی شدید علامات میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے افراد میں سگریٹ نوشی نہ کرنے والوں کی نسبتا" صحت کے منفی نتائج کا خطرہ بڑھ سکتا ہے، جیسا کہ انتہائی نگہداشت میں داخل ہونا، آکسیجن اور صحت کے دیگر مسائل کا سامنا کرنا شامل ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق، سگریٹ نوشی سانس کی بہت سی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے جن میں زکام، نزلہ، نمونیا اور تپ دق شامل ہیں۔
اسی طرح تمباکو نوشی کرنے والے افراد وائرس کی شدید علامات میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ تمباکو نوشی ریسپیریٹری ڈسٹرس سنڈروم کے بڑھنے کا بھی سبب بنتی ہے جس کا شمار کرونا وائرس کی شدید علامت میں ہوتا ہے۔

چین میں بھی، جہاں سے کرونا وائرس کی ابتداء ہوئی، تمباکو نوشی کے استعمال کی وجہ سے قلبی اور سانس لینے کی بیماریوں کے شکار افراد کے کرونا وائرس کی شدید علامات میں مبتلا ہونے کے زیادہ امکانات رہے۔

(ذریعہ - ڈبلیو ایچ او/یورپ ہیلتھ

کرونا کے حوالے سے زیادہ مطمئن نہ ہوں کیونکہ ایک نئی لہر آنے والی ہے۔

دو سال پہلے، کرونا کی ابتداء سے لے کر اب تک، ہر کوئی یہی جاننا چاہتا ہے کہ کاش اب کی بار کرونا کی "نئی لہر" والا لفظ آخری بار سننے کو ملے۔ بہر حال اومیکرون کی یہ نئی شکل اگرچہ کم شدید ہے لیکن اس میں دوبارہ انفیکشن کے ہونے کی صلاحیت موجود ہے، یہاں تک کہ وہ لوگ بھی دوبارہ متاثر ہو سکتے ہیں جو کہ پہلے وائرس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ لہذہ مزید شواہد موجود ہیں کہ اب کی بار لوگ شائد وائرس کے خلاف ویکسین کے ذریعے قوت مدافعت پوری نہ کر سکیں۔

پوری دنیا میں پچھلے دو سال سے کرونا وائرس کا اور ہر تین ماہ بعد اس کی مختلف لہروں کا جائزہ لینے سے اس کی حئیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے اس کی مختلف لہروں کا بار بار آنا حیران کن نہیں ہے۔ کرونا وائرس کی حئیت جاننے سے آنے والے موسم سرما میں ایک نئی لہر کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اگرچہ اومیکرون کا پھیلنا پریشان کن ہو سکتا ہے لیکن اب ہمارے پاس اس بیماری کو مزید جانچنے کے لئے سائنسی علوم کا ذخیرہ موجود ہے۔ توجہ اب اس بات پر ہونی چاہیے کہ طویل مدتی کرونا وائرس اور ہسپتالوں میں موجود انتہائی نگہداشت کے مریضوں کی صحت کی بہتری کے لئے کیا کیا جائے۔

ایک نئی تحقیق سے یہ پتا چلا ہے کہ مریضوں کے ہسپتالوں میں داخلے اور اموات کے حوالے سے اومیکرون ڈیلٹا وائرس سے کم خطرناک ہے۔ اس عالمی وباء کی وجہ سے صحت کی صورتحال پیچیدہ ضرور ہے جس کا کوئی آسان حل نہیں ہے لیکن اب ہم اس بیماری سے لڑنے کے لئے بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں۔

(ذریعہ - جیو

ایکسپرٹ انٹرویو

اس ماہ کے ایڈیشن کے لئے ہم نے نیشنل پریس کلب کے صدر انور رضا کا انٹرویو کیا ہے۔ مسٹر انور رضا نے پولیٹیکل سائنس میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے اور صحافتی شعبہ میں 24 سالہ وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ انور رضا اسلام آباد میں ایک نجی چینل پبلک ٹی وی میں بطور ڈپٹی بیورو چیف کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ مختلف ادوار میں سماء نیوز اور خبریں اخبار سمیت پاکستان کے بڑے بڑے ٹی وی چینلز اور اخباروں کے ساتھ منسلک رہے ہیں۔

کرونا وائرس کے دوران صحافیوں کو کونسے مسائل درپیش تھے اور ان کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

جب کرونا کی وباء پھیلی تو ہر کوئی خوف زدہ ہو گیا اور دفاتر سے لوگ گھروں میں چلے گئے۔ اگرچہ حالات نے لوگوں کو گھروں تک محدود کر دیا لیکن صحافی اپنے کام کی نوعیت کی بدولت فرائض سرانجام دینے کے لئے میدان میں تھے۔ جس کے نتیجے میں بہت سے صحافی وائرس سے متاثر بھی ہوئے اور 9 صحافی اپنے وطن کے لئے فرائض کی ادائیگی میں جان کی بازی ہار گئے۔ دوسری طرف صحافی برادری کو معاشی بدحالی کا چیلنج درپیش تھا۔ ملک بھر کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا ہاؤسز کے مالکان نے صحافیوں کو نوکریوں سے نکالنا شروع کر دیا اور یوں 8 ہزار صحافی نوکریوں سے نکالے گئے۔

صحافیوں کی ایک نمائندہ تنظیم کے طور پر نیشنل پریس کلب نے صحافیوں کی صلاحیت سازی کے لئے مختلف پروگرامز متعارف کروائے۔ نیشنل پریس کلب کی طرف سے بے روزگار ہونے والے میڈیا ورکرز کے لئے میڈیا کی نئی ٹیکنالوجی سے روشناس کرانے کے لئے مختلف سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کی گئیں۔ ملک میں کرونا وائرس کے کیسز میں کمی کے سبب اب صورتحال بہتر ہو رہی ہے اور معیشت بتدریج بحال ہو رہی ہے۔

اب ہم نے میڈیا مالکان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملازمین کی تنخواہوں میں کٹوتی واپس لیں اور نوکریوں سے نکالے گئے افراد واپس نوکریوں پر رکھیں۔

مختلف میڈیا ہاؤسز اور صحافتی تنظیموں کی طرف سے میڈیا ورکرز کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

جب کرونا کی وباء پھیلی تو ہم نے اپنے صحافیوں کو ماسک، سینیٹائزرز اور دستانے فراہم کئے اور ترجیحی بنیادوں پر ان کی ویکسینیشن کو یقینی بنایا۔ ہم نے اسلام آباد نیشنل پریس کلب اور راولپنڈی میں اپنے صحافیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے ویکسینیشن کیمپ قائم کئے اور ان میں خاص طور پر فیلڈ میں کام کرنے والے صحافیوں کو ترجیح دی۔ مزید برآں ہم نے انتظامیہ کے تعاون سے کروناوائرس سے متاثرہ صحافیوں کے علاج کی سہولتوں کے لئے مل کر کام کیا۔

آپ کروناوائرس کی وباء کے دوران، ویکسین، ایس او پیز اور دیگر دستیاب سہولتوں کے بارے میں معاشرے میں آگاہی فراہم کرنے کے حوالے سے میڈیا کے کردار کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

کسی بھی قومی مسئلے میں میڈیا کا کردار ہمیشہ سے بڑا مثبت رہا ہے۔ وبائی دنوں کے دوران ہم نے مختلف سیمینارز اور ورکشاپوں کے ذریعے شہریوں کو وائرس سے بچاؤ، سماجی دوری اور ویکسینیشن کے بارے میں آگاہی فراہم کی۔ مختلف اقسام کی اشاعتوں اور دیگر دستیاب ذرائع سے ہم نے وائرس کے خلاف حکومتی کوششوں کی بھرپور معاونت کی۔ ساتھی صحافیوں کو بھی وائرس کے خلاف اپنا حصہ ڈالنے پر آمادہ کیا۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا کہ صحافی میڈیا کوریج کے دوران حفاظتی اقدامات کو یقنی بنائیں۔ میں ہمیشہ اپنے صحافی دوستوں کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کام کے دوران اپنی حفاظت کو ہمیشہ ترجیحی بنیادوں پر رکھیں۔

آپ کووڈ-19 کے دوران جھوٹی خبروں اور سوشل میڈیا کے استعمال کو کیسے دیکھتے ہیں؟

میڈیا ہاؤسز میں عام طور پر ایک روایتی طریقہ کار کے مطابق خبروں کو ایڈیٹرز اور پروڈیوسرز سے تصدیق کے بعد نشر کیا جاتا ہے، اس بات کا امکان کم ہے کہ خبر کا مضمون درست تصدیقی عمل اور منظوری کے بغیر نشر یا شائع کیا جاتا ہو۔ بدقسمتی سے سوشل میڈیا کے لئے اسی قسم کے فریم ورک کے استعمال کے نہ ہونے کی وجہ سے غیر تصدیق شدہ مواد چل رہا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کے استعمال کے لئے خبریں فلٹر کر کے لگانے کا کوئی نظام موجود ہو۔ اس کے لئے حکومت مختلف میڈیا آرگنائزیشنز کیساتھ مل کر سوشل میڈیا کے استعمال کے لئے قوانین وضوابط بنا رہی ہے۔

میں اپنا ٹیسٹ کہاں سے کروا سکتا / سکتی ہوں ؟

اسلام آباد	قومی ادارہ صحت پارک روڈ، چک شہزاد، اسلام آباد
کراچی	آغا خان یونیورسٹی ہسپتال ، اسٹیڈیم روڈ، کراچی، سندھ
حیدر آباد	لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز (LUMHS)، لبرٹی مارکیٹ چکر، لیاقت یونیورسٹی اسپتال کے قریب، حیدر آباد، سندھ
خیرپور	گمبٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ، گمبٹ، خیرپور، سندھ
پشاور	حیات آباد میڈیکل کمپلیکس ، فیز 4 فیز 4 حیات آباد، پشاور، کے پی
مردان	چغتائی لیب، مردان پوائنٹ، شمسی روڈ، مردان، کے پی
ھری پور	ایکسل لیبز، ٹی ایم اے پلازہ شاپ نمبر 6، گرلز ڈگری کالج سرکلر روڈ ہری پور کے قریب، کے پی
لاھور	شوکت خانم میموریل ہسپتال، 7 اے بلاک آر۔ 3 ایم اے جوہر ٹاؤن، لاہور، پنجاب
ملتان	نشتر ہسپتال، نشتر روڈ، جسٹس حامد کالونی، ملتان، پنجاب
راولپنڈی	آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف پیتھالوجی، رینج روڈ، سی ایم ایچ کمپلیکس، راولپنڈی، پنجاب
کوئٹہ	فاطمہ جناح اسپتال بھادر آباد، وحدت کالونی، کوئٹہ
مظفر آباد	عباس انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (اے آئی ایم ایس)، امبور، مظفر آباد، آزاد کشمیر
گلگت	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، اسپتال روڈ، گلگت، جی بی

مزید شہروں کے لئے دیکھیں

COVID-19 Health Advisory Platform